FR-10
روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
بدھ 12 جون 2013ء 2 شعبان 1434 ہجری 12 احسان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 132

سب سے اچھا مال

فتح خیبر کے بعد حضرت عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین ملی تو وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اس سے اچھا مال مجھے اس سے پہلے کبھی نہیں ملا۔ آپؐ مجھے اس بارہ میں ارشاد فرمائیں۔ حضورؐ نے فرمایا اگر چاہو تو اصل درخت اپنے قبضہ میں رکھو اور پھلوں کو خیرات کردو چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسی شرط پر وہ زمین وقف کردی۔

(صحیح بخاری کتاب الوصایا باب الوقف حدیث نمبر:2565)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم ﷺ فتح حنین کے بعد بیشمار غنائم تقسیم فرما کر واپس تشریف لا رہے تھے کہ ایک جگہ بدوؤں نے گھیر لیا اور آپؐ سے اصرار کر کے مانگنے لگے۔ ان کے ہجوم کے باعث پیچھے ہٹتے ہٹتے آپ کی چادر کانٹوں میں الجھ کر رہ گئی۔ آپؐ کمال معصومیت سے ان سے اپنی چادر واپس طلب فرمارہے تھے پھر فرمایا اگر مویشیوں سے بھری ہوئی یہ وادی بھی میرے پاس ہوتی تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور تم مجھے ہرگز بزدل اور بخیل نہ پاتے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب الشجاعۃ فی الحرب)

نبی کریم ﷺ انفاق فی سبیل اللہ میں ہمیشہ ضرورت مند کی خاطر اپنی ضرورت قربان کر کے بھی خدا کی راہ میں دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ کے لباس کی ضرورت دیکھ کر ایک خاتون آپؐ کے لیے ایک خوبصورت چادر لے کر آئیں۔ آپؐ کو پسند آئی اور چونکہ ضرورت بھی تھی آپؐ اندر تشریف لے گئے اور وہ چادر زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے۔ ایک صحابی نے اس چادر کی بہت تعریف کی کہ آپؐ کو بہت سجتی ہے اور خوبصورت لگ رہی ہے۔ آپؐ نے اسی وقت پھر پرانی چادر پہن لی اور نئی اس صحابی کو عطا فرما دی۔ (بخاری کتاب الجنائز)

اس ایثار اور انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجے میں آپؐ کے اموال میں برکت بھی بہت عطا ہوتی تھی۔ جس کے نتیجہ میں مزید قربانی کی توفیق ملتی تھی۔ آپؐ اموال کی تقسیم میں اہل خانہ پر بھی دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔ ایک دفعہ کچھ قیدی آئے۔ حضرت فاطمہؓ کو پتہ چلا تو ایک خادم مانگنے حاضر ہوئیں اور رسول اللہؐ کو موجود نہ پا کر حضرت عائشہؓ کو اپنی ضرورت بتا کر چلی گئیں۔ رسول اللہؐ تشریف لائے حضرت عائشہؓ نے آپؐ کی لخت جگر کا پیغام دیا کہ فاطمہ کی کمر خود پانی بھر بھر کر اور مشکیزے اٹھا کر خم ہونے کو آئی ہے اور چکی پیس کر ہاتھ میں گٹے پڑ گئے ہیں ان کو ایک خادم کی ضرورت ہے۔ آپؐ اسی وقت صاحبزادی فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ قیدی تو زیادہ ضرورت مندوں میں تقسیم ہو چکے۔ آپ لوگوں کو جو ملا ہے اس پر خدا کی تسبیح اور حمد کرو۔ اور سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھا کرو۔ یہ تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ (بخاری کتاب النفقات) (ترجمہ از اسوہ انسان کامل مرتبہ: حافظ مظفر احمد صاحب)

نمایاں کامیابی

مکرمہ ناصرہ بشیر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع مردان تحریر کرتی ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم میاں فصیح احمد صاحب ابن مکرم میاں عبدالمالک بشیر صاحب آف مردان نے سال 2011ء کے تحت عبدالولی خان یونیورسٹی مردان سے M.P.A (ماسٹرز ان پبلک ایڈمنسٹریشن ہیومن ریسورسز) کا امتحان CGPA 3.85/4 حاصل کر کے یونیورسٹی بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس نمایاں کامیابی پر یونیورسٹی کے پہلے کانووکیشن کے موقع پر عزیزم کو گورنر صاحب خیبر پختونخوا کی طرف سے سرٹیفکیٹ اور اعزازی میڈل بھی دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کی اس کامیابی کو اس کے خاندان نیز جماعت کے لئے بابرکت ثابت کرے اور مزید کامیابیوں اور ترقیات سے ہمکنار کرے۔ آمین

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 23 جون 2013ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت منداحباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

9

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ کینیڈا

پریس کانفرنس میں حضور انور کے پُر معارف جواب اور افتتاحی تقریب بیت الرحمٰن سے عمائدین کے ایڈریسز

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

18 مئی 2013ء

(حصہ اول)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج پروگرام کے مطابق بیت الرحمٰن کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب (Reception) کا اہتمام بیت الرحمٰن کے ملٹی پرپز ہال میں کیا گیا تھا۔ اس موقع پر پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا بھی اس تقریب کی کوریج کے لئے آیا ہوا تھا۔

اس تقریب سے قبل پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح ساڑھے دس بجے اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہو کر گیارہ بجے بیت الرحمٰن تشریف لائے۔

پریس کانفرنس

کانفرنس روم میں حضور انور کی آمد سے قبل میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹ پہنچ چکے تھے۔

گیارہ بجے اس پریس کانفرنس کا آغاز ہوا۔

TV کے ایک نمائندہ نے سوال کیا کہ اس دنیا میں بہت سی عبادت گاہیں ہیں، مساجد ہیں، مندر ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آپس میں پیار و محبت بجائے زیادہ ہونے کے کم ہو رہا ہے، تفرقہ بڑھ رہا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا اگر تو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مسجدیں اور مندر اور گوردوارے بن رہے ہیں تو پھر لڑائی جھگڑے نہیں ہونے چاہئیں اور اگر یہ دکھاوے کے لئے بن رہے ہیں تو پھر اس کا جو نتیجہ نکل رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ اگر امن قائم رکھنا ہے تو پھر ایک خدا کو یاد رکھو اور اسی کی عبادت کرو تو پھر یہ سارے جھگڑے، مسائل ختم ہو جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت احمدیہ جہاں بھی بیوت تعمیر کر رہی ہے۔ ان بیوت میں آپ کو یہ نظر نہیں آئے گا کہ یہاں سے کوئی جلوس نکل رہا ہے یا کوئی دہشت گرد یہاں سے نکلا ہے یا کوئی چور نکلا ہے۔ اگر کوئی ایسا ہے تو پھر ہم اسکو سب سے پہلے اپنے نظام سے نکالتے ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مسجدیں تو ہزاروں میں ہے۔ ان کے ذریعہ دین کی اشاعت کے علاوہ اور کیا کام، طریق ہوگا کہ معاشرہ کو اپنی طرف متوجہ کیا جاسکے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ عبادت گاہ کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو ماننے والے، اس کی عبادت کرنے والے ان عبادت گاہوں میں آئیں۔ تمام انبیاء جو آئے ہیں انہوں نے یہی تعلیم دی ہے کہ ایک خدا سے تعلق پیدا کریں، اس کی عبادت کریں اور پھر مخلوق خدا سے ہمدردی کا تعلق رکھیں اور ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے۔

حضور انور نے فرمایا کسی نبی نے یہ نہیں کہا کہ لڑائی کرو، فتنہ پیدا کرو یا قتل کرو بلکہ ہر نبی نے خدائے واحد کی عبادت کی تعلیم دی، مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم دی اور امن کی تعلیم دی اور آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی تعلیم دی۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ مساجد، مندر اور گوردواروں سے منسلک ہوتے ہیں تو پھر خدائے واحد کی عبادت کا پیغام، مخلوق کا حق ادا کرنے کا پیغام اور امن کا پیغام ہر ایک کو دینا چاہئے اور ان عبادت گاہوں سے یہی پیغام جانا چاہئے تو پھر معاشرہ میں امن و سکون قائم ہوگا اور پیغام دینے والے بھی خدا تعالیٰ کی طرف جھک رہے ہوں گے اور ہر نبی جو پیغام اور مقصد لے کر آیا تھا وہ ان عبادت گاہوں کے ذریعہ پورا ہو رہا ہوگا۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آجکل اسلام کے بارہ میں جو غلط فہمیاں پھیلائی جارہی ہیں اور اسے دہشت گرد قرار دیا جارہا ہے۔ اس بارہ میں آپ کے تاثرات کیا ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا (دین) امن اور سلامتی کا مذہب ہے وہ گروپ جو انتہاء پسند ہیں اور دہشت گردی کر رہے ہیں۔ پرابلم پیدا کر رہے ہیں وہ صحیح معنوں میں (دین حق) کی تعلیم پر نہیں چل رہے۔ (دین) کی حقیقی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے۔ یہی وجہ ہے کہ (دین حق) میں اتنا تفرقہ ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس وقت جماعت احمدیہ ہی ہے جو (دین حق) کی صحیح اور حقیقی تعلیم پر عمل کر رہی ہے۔ اس حقیقی (دین) پر عمل کر رہی ہے جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت ...... کی جو حالت ہے اور ...... کی تعلیمات کو بھول چکے ہیں یہ ان دہشت گردوں کے کسی ایکشن کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ ...... پیشگوئی تھی کہ (دین حق) پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب (دین حق) کا نام لینے والے (دین حق) کی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور (-) نام کا رہ جائے گا۔ بیوت آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کا یہی سرچشمہ ہوں گے۔

تب ایک ریفارمر، ایک مصلح آئے گا جو سب کو اکٹھا کرے گا، سب مذاہب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا اور (دین حق) کی سچی اور حقیقی تعلیم کا پیغام پھیلائے گا۔ سب کو اخوت و محبت میں پروئے گا۔

چنانچہ ...... پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود مبعوث ہوئے۔ آپ مسیح اور مہدی بن کر آئے۔ 1889ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ 1908ء میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کی وفات کے بعد خلافت احمدیہ قائم ہوئی۔ آج ہم ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے کہ (دین حق) کا صحیح پیغام دنیا میں پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا دہشت گردی تو دنیا میں ہمیشہ سے ہو رہی ہے۔ دہشت گردی کی وجہ سے ہی ہم بھی ٹارگٹ ہو رہے ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ امن کے قیام کے لئے بہت کوشش کر رہی ہے تو دنیا کے حالات میں تبدیلی کیوں نہیں آرہی۔ یہ تبدیلی کب آئے گی۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ایک رات میں تو تبدیل نہیں کرسکتے۔ بانی جماعت احمدیہ نے پیغام دیا اور مسلسل ساری زندگی امن کے قیام کی اور ایک جگہ سب کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔ آپ کی وفات کے بعد خلفاء احمدیت نے مسلسل یہی پیغام دیا اور اب بھی مسلسل دیا جارہا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کچھ سال قبل کوئی نہ جانتا تھا کہ احمدیت کیا ہے۔ اب ساری دنیا جانتی ہے۔ امریکہ میں ہائی لیول پر کانگریس کے ممبران، سینیٹرز، تھنک ٹینک، گورنرز، میئرز، کونسلرز اور پروفیسرز وغیرہ سب کو سچے (دین) کا پیغام پہنچایا گیا ہے۔ دنیا میں امن قائم کرنے کا پیغام دیا گیا ہے۔ تو پیغام پہنچانے کا سلسلہ تو جاری ہے اور اس کے نتیجہ میں ہر سال لاکھوں لوگ دنیا میں احمدی ہو رہے ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ پاکستان میں یا بنگلہ دیش، انڈونیشیا وغیرہ میں احمدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا جارہا ہے اور دوسری طرف برما کے مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اس میں کیا فرق ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں پر جو ظلم ہوتا ہے وہ ایک ردّ عمل ہے اور ایک جوابی کارروائی کی بناء پر ہے جو انتہاء پسند مسلمان گروپس کی طرف سے ہونے والی دہشت گردی کا نتیجہ ہے چونکہ بعض مسلمان کہلانے والے دہشت گرد گروپس دنیا میں دہشت گردی پھیلا رہے ہیں اس لئے اس کے ردّ عمل کے طور پر یہ شور اٹھتا ہے کہ ان کی مساجد گرادو، ان کو ماردو، ختم کردو کیونکہ انہوں نے دنیا میں فساد مچایا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا احمدیوں کے ساتھ یہ ظلم اس لئے نہیں ہو رہا کہ یہ دہشت گرد ہیں بلکہ اس لئے ہو رہا ہے کہ یہ سمجھتے ہیں کہ آنے والا مسیح اور مہدی آچکا ہے اور اس کو ماننے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ آنے والا نبی ہوگا اور غیر تشریعی نبی ہوگا۔ جبکہ ہمارے مخالفین کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا اور یہی وجہ ہماری مخالفت کی ہے اور اسی بناء پر 1974ء میں بھٹو حکومت نے ہمیں غیر مسلم قرار دینے کا قانون پاس کیا۔ پھر 1984ء میں جنرل ضیاء الحق نے ...... خوش کرنے کے لئے احمدیوں کے خلاف سخت قوانین نافذ کئے جس کی بناء پر احمدیوں کے تمام مذہبی اور بنیادی حقوق چھین لئے گئے۔

اب پاکستان میں تو لاقانونیت ہے۔ اب وہاں بعض غیر از جماعت لوگ بھی ان مخالفین سے کہنے لگ گئے ہیں کہ پہلے تم ان کے زندوں کو نقصان پہنچاتے تھے کیا اب ان کے مردوں کو بھی چین سے قبروں میں نہیں رہنے دوگے۔

حضور انور نے فرمایا تو ہمارے خلاف جو ظلم ہو رہا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ ہم نے آنے والے امام مہدی اور مسیح کو مان چکے ہیں اور ہمارے خلاف (-) اس لئے ہے کہ ہم جہاد کے خلاف ہیں۔ کیونکہ غیر مذاہب اسلام پر مذہب کے نام پر حملے نہیں کررہے اس لئے اب اس زمانہ میں تلوار کا جہاد نہیں رہا۔ بلکہ قلم کا جہاد ہے اور یہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔ ہم جہاد کبیر کررہے

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ہیں اور (دین حق) کا پیغام مسلسل ساری دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا۔ آپ نے افریقہ میں وقت گزارا ہے، وہاں کے قید خانوں میں آپ کے مطابق بڑے جرائم میں ملوث ایک بھی احمدی نہیں۔ افریقہ کے بارہ میں کچھ بتائیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا افریقہ میں اتنی زیادہ مادیت نہیں ہے بلکہ لوگوں کا مذہب کی طرف رجحان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں احمدیت پھیل رہی ہے۔ (دین) کا حقیقی پیغام پھیل رہا ہے وہ لوگ خدا کی، مذہب کی تلاش میں ہیں۔ جو چیز ان کو سچی ملتی ہے اس کو قبول کرتے ہیں۔

TV نیوز چینل کے نمائندہ نے سوال کیا کہ اس بیت کی کیا اہمیت ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا اس بیت کی اہمیت دو طرح سے ہے پہلی یہ کہ یہاں ایک خدا کی عبادت کی جائے گی اور پانچ وقت کی نماز ادا کی جائے گی۔ نماز جمعہ ادا کی جائے گی۔ بہت زیادہ لوگ آئیں گے خطبہ ہوگا۔ یہ کمیونٹی سنٹر ہے اس میں دفاتر ہیں۔ ایڈمنسٹریٹو کام ہوں گے اور کھیلوں کے لئے سپورٹس ہال بھی ہے۔ یہ بھی استعمال میں لایا جائے گا۔ نوجوان آئیں گے اور کھیلیں گے۔ ان سب کاموں سے مقصد یہ ہے کہ اس (بیت) میں، اس سنٹر میں ساری کمیونٹی اکٹھی ہو اور اس میں اتحاد ہو۔

اس (بیت) کی اہمیت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہاں سے (دین) کا حقیقی پیغام پھیلے گا۔ مختلف جگہوں سے لوگ آئیں گے۔ مختلف ایسے پروگرام، تقاریب ہوں گی جن میں دوسرے مہمان آئیں گے بات چیت ہوگی تو مذاکرات ہوں گے تو اس طرح ملک بھر میں (دین حق) کا پیغام پھیلے گا۔ اس وجہ سے آج آپ بھی یہاں ہیں۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ لوگ جہاد کے بارہ میں جاننا چاہتے ہیں۔ اس بارہ میں آپ کیا کہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا اس بارہ میں دو نظریات ہیں جو دوسرے (-) ہیں اور انتہاء پسند بھی ہیں وہ جہاد بالسیف کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ جہاد کرو، جو کوئی بھی تمہارے خلاف ہے اس کو مارو، جبکہ احمدی (-) اس بات کے قائل ہیں کہ اس زمانہ میں جہاد بالسیف نہیں ہے بلکہ قلم کا جہاد ہے۔ (دعوت الی اللہ) کا جہاد ہے، جہاد کبیر ہے۔ دلائل کے ساتھ (دین) کی حقیقی اور سچی تعلیم پہنچاؤ اور مخالفین کا جواب قلم اور دلائل کے ساتھ دو۔

حضور انور نے فرمایا آج کوئی مذہب اسلام کے خلاف تلوار نہیں اٹھا رہا۔ جو عیسائی ہیں وہ لٹریچر اور میڈیا کے ذریعہ اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں تو اس کے جواب کے لئے بھی یہی ذریعہ اختیار کیا جانا چاہئے۔

بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو جنگ کی اجازت تب دی گئی جب مخالف دشمن نے حملہ میں پہل کی۔ مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اجازت اس لئے دی کہ اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کو کہا گیا ہے کہ ان عبادت گاہوں کی حفاظت کرو۔ اسلام خود صرف اپنی حفاظت نہیں کرتا دوسروں کی بھی حفاظت کرتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ پرسیکیوشن کی وجہ سے اور مظالم کا نشانہ بننے کی وجہ سے ہم امن پھیلانے کے لئے رکے نہیں۔ پاکستان میں کئی سالوں سے احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے اور مخالفت زور پکڑتی جا رہی ہے لیکن اس کے باوجود ہم مسلسل اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں اور اپنے مقصد کے حصول سے پیچھے نہیں ہٹے اور یہ ہماری کامیابی ہے اور یہی اصل کامیابی ہے کہ باوجود مظالم کے اپنی ہار نہیں مانی اور اپنے مقصد کے حصول سے اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یورپین پارلیمنٹ کے ایک پروگرام میں ہیومن رائٹس آرگنائزیشن سے تعلق رکھنے والے ایک چائینیز دوست آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے سوال کیا کہ Monks پر جو مظالم ہو رہے ہیں وہ اس کے نتیجہ میں احتجاج کے طور پر اپنے آپ کو جلا لیتے ہیں تاکہ دنیا کی اس طرف توجہ ہو، اس طرح وہ دنیا کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ان کا یہ ایکشن صحیح نہیں ہے۔ اپنے آپ کو جلا لینا تو ہار ماننے والی بات ہے۔ اصل یہ ہے کہ لوگ آپ کو مارتے ہیں۔ آپ مار کھانے کے باوجود اپنا پیغام پہنچاتے رہیں اور اپنے مقصد سے پیچھے نہ ہٹیں۔

حضور انور نے فرمایا اب امریکہ کے اس مغربی حصہ میں ہمارے پروگرام ہوئے ہیں۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں بڑے وسیع پیمانہ پر پبلسٹی ہوئی اور احمدیت کا پیغام پہنچا تو یہ ہماری کامیابی اور ترقی کے نشان ہیں۔

حضور انور نے فرمایا بھی یہاں لاس اینجلز میں اخبار Wall Street میں میرا انٹرویو چھپا ہے۔ یہ اخبار لاکھوں لوگ پڑھتے ہیں۔ اب لاکھوں لوگوں تک امن کا، احمدیت کا پیغام پہنچا ہے تو یہ ایک بڑی کامیابی ہے۔ کامیابی ایک رات میں نہیں آتی۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا (-) کو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ اس کی مخالفت ہمارے پروگراموں کو کامیابی دیتی ہے اور اس طرح بھی ہمارا پیغام پھیلتا ہے۔

جہاد کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

...... نے جہاد کے تصور (Concept) کے غلط معنی نکالے ہیں، اسلام کی تاریخ کو ہی دیکھ لو۔ کبھی بھی حضرت محمد ﷺ یا ان کے خلفاء راشدین نے دفاعی جنگ کے علاوہ کوئی جنگ نہیں لڑی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ (-) کا جو حال ہے۔ مسلسل مخالفت میں بڑھ رہا ہے۔ ایسے لوگوں کے بارہ میں قرآن کریم میں لکھا ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو پتھر سے زیادہ سخت ہیں۔ بعض پتھروں میں سے بھی چشمے پھوٹ پڑتے ہیں لیکن یہ لوگ بہت زیادہ سخت ہیں۔ ان پر خدا کی طرف سے ہی سختی نازل کی گئی ہے۔ ان کے عملوں کی وجہ سے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جہاد کے بارہ میں قرآن کریم کی جو تعلیم ہے وہاں جہاد کی اجازت کی وجوہات لکھی ہیں۔ اب جب جہاد کے تصور کے غلط معنی لئے جا رہے ہیں۔ تو اس کی اصلاح کے لئے کسی ریفارمر نے آنا تھا۔ تو وہ آچکا ہے............

اس سوال کے جواب میں کہ بیت کا افتتاح ہو رہا ہے کیا یہ آپ کے لئے اہم دن ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج احمدیوں کے لئے ایک سپیشل دن ہے۔ برٹش کولمبیا میں، وینکوور میں اس بیت کا افتتاح ہو رہا ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کینیڈا میں دین حق کا کیا مستقبل ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے ہم جانتے ہیں کہ ہم لوگوں کے دل جیتیں گے اور ہم یہ دل جیت رہے ہیں۔ ایک دن آپ دیکھیں گے کہ تمام حالات تبدیل ہو جائیں گے اور لوگ دیکھیں گے کہ دین حق سب سے پُرامن مذہب ہے، سلامتی کا مذہب ہے یہ دین حق کا مستقبل ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ آپ کس طرح دوسرے ...... کو اپنے ساتھ شامل کریں گے۔ جبکہ وہ آپ کے مخالف ہیں۔ ان کو کس طرح متحد کریں گے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے ہندوستان میں صوبہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپ اکیلے تھے، 1908ء میں جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کے ماننے والوں کی تعداد نصف ملین سے زائد ہو چکی تھی۔ زیادہ لوگ مسلمانوں میں سے ہی تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات کے بعد خلافت قائم ہوئی احمدیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد مسلسل بڑھتی رہی۔ اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملینز میں ہیں۔ صرف گزشتہ سال ہی نصف ملین سے زیادہ لوگ احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ ہم مسلسل پرگراس میں ہیں۔ ترقی کر رہے ہیں۔ 100 سال سے ایک آدمی کروڑوں میں بدل چکا ہے اور مسلسل تعداد بڑھ رہی ہے اور ایک بڑی تعداد (-) میں سے اور دوسرے مذاہب سے بھی شامل ہو رہی ہے۔ یہ ہے احمدیت کا روشن مستقبل!

ایک مسلمان جرنلسٹ نے سوال کیا: کیا غیر احمدیوں نے وہ حدیث نہیں پڑھی جس میں 73 فرقوں کا ذکر ہے۔ جن سے 72 جہنمی اور ایک جنتی ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ (-) سے پوچھیں کہ انہوں نے حدیث پڑھی ہے کہ نہیں پڑھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے اس لئے آنا تھا کہ ان 72 فرقوں کو اکٹھا کریں۔ ان سب فرقوں سے لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ایشین ممالک میں بھی مسلمانوں سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ افریقہ میں مسلمانوں کے علاوہ عیسائیوں میں سے بھی احمدیت شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آنحضرت ﷺ بندوں کو خدا سے ملانے کے لئے آئے تھے۔ بندوں کے حقوق دلوانے کے لئے آئے تھے۔ رحمۃ للعالمین بن کر آئے تھے۔ حضور انور نے جرنلسٹ کو مخاطب ہو کر کہا کیا ان (-) اور ان کے پیچھے چلنے والے (-) کی حرکتیں اور نمونے، رحمۃ للعالمین کے نمونے ہیں جس پر جرنلسٹ نے کہا ہرگز نہیں۔

انٹر فیتھ ڈائیلاگ کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:

قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر مذہب کا نبی، ہر مذہب کا بانی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا اگر ہر مذہب کا نبی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو اور ایک ہی خدا ہو جو ہر نبی کو تعلیمات دیتا ہو اور اس کی راہنمائی کرتا ہو تو پھر کس طرح مذہب کی تعلیم مختلف ہو سکتی ہے۔

ہر مذہب کا بانی، ہر مذہب کا نبی دو کام لے کر آیا۔ ایک خدا تعالیٰ سے ملانا دوسرے بندوں کے حقوق ادا کرنا۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر ہر کوئی جو کسی بھی مذہب عیسائی، سکھ، ہندو، پارسی، بدھسٹ پر عمل کرتا ہے اور اس کی اصلی اور سچی تعلیمات پر عمل کرتا ہے تو وہ صحیح ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک دعویٰ کرنے والے شخص کے لاکھوں پیروکار ہوں اور پھر اس کا دعویٰ غلط ہو۔

حضور انور نے فرمایا پہلے تمام انبیاء مخصوص علاقوں کی طرف آئے جبکہ آنحضرت ﷺ ساری دنیا کی طرف آئے اس لئے ہم (دین حق) کا پیغام ساری دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

آنحضرت ﷺ تمام دنیا کے لئے رحمۃ للعالمین بن کر آئے تو اگر رحم کا پیغام پہنچانا ہے تو وہ بات

چیت کے ذریعہ، محبت و پیار کے ذریعہ ہی پہنچایا جاسکتا ہے نہ کہ تلوار کے ذریعہ سے، جہاد کرکے، لڑائی کرکے پھیلایا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود (دین حق) کی یہی سچی اور صحیح اور محبت و پیار کی، رحم کی تعلیم پھیلانے کے لئے آئے تھے۔ (دین حق) کے احیاء نو کے لئے آئے تھے۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا جب ہر مذہب کی عبادت گاہیں ہیں اور امن کے لئے کوششیں بھی ہو رہی ہیں پھر بھی لوگ صحیح کیوں نہیں ہو رہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا محاورہ ہے کہ بندے بن جاؤ۔ صحیح بندہ وہی ہے جو خدا کو مانتا ہے اور خدا کے بندوں کے، اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرتا ہے۔

یہ پریس کانفرنس گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوئی اس کانفرنس میں سکھ مسلمان اور عیسائی جرنلسٹ شامل تھے۔ اردو، پنجابی اور انگریزی میں سوال وجواب ہوئے۔

بیت کا افتتاح اور تقریب

بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لاکر بیت کی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال میں تشریف لے آئے جہاں بیت کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل تمام مہمانان کرام اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

آج کی اس تقریب میں 670 مہمان شامل ہوئے۔

ان مہمانوں میں دو سینیٹرز، ایک ایمبیسڈر Dr. Andrew Bennett Office of the Religious Freedom، چھ نیشنل ممبران پارلیمنٹ آٹھ صوبائی ممبران پارلیمنٹ، ان آٹھ ممبران پارلیمنٹ میں سے ممبر پارلیمنٹ Hon. Manmeet Bhullar، سروس منسٹر بھی ہیں اور ایک ممبر پارلیمنٹ Langley علاقہ کے میئر (Mayor) بھی ہیں۔ اس کے علاوہ Delta، City of coquitlam اور City of Brampton کے میئرز بھی شامل ہوئے۔

مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے کونسلرز کی تعداد سات تھی۔

چیف آف پولیس Delta اور دو Fire Chief بھی شامل تھے۔

علاوہ لیڈر آف Conservative پارٹی اور بعض سابق ممبران پارلیمنٹ بھی شامل تھے۔

اس کے علاوہ کونسل جنرل آف کولمبیا، کونسل (کونسلیٹ آف انڈیا)، آنریری کونسل آسٹریا، یوگنڈا، سرینام، Barbados، لکسمبرگ، ایکواڈور (Ecuador) اور جمائکا (Jamaica) بھی شامل تھے۔

24 پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندے تھے۔

علاوہ ازیں زندگی کے مختلف طبقہ ہائے فکر اور دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

جب حضور انور ہال میں داخل ہوئے تو ان سبھی مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کا استقبال کیا۔

افتتاحی تقریب

بیت الرحمٰن وینکوور

اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم عثمان ملک صاحب نے پیش کی۔ بعدازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم سلمان ہاشمی نے پیش کیا۔ اس کے بعد نیشنل سیکرٹری امور خارجہ مکرم آصف خان صاحب نے تعارفی ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد بعض مہمانان کرام نے باری باری اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

میئر کا ایڈریس

تقریب کی سب سے پہلی مہمان سپیکر Lois Jackson تھیں۔ موصوفہ 1973ء میں ڈیلٹا شہر کی پہلی خاتون کونسلر منتخب ہوئی تھیں اور 1999ء سے اس شہر کی میئر کے طور پر منتخب ہوئیں اور ابھی تک میئر کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا:

بیت الرحمٰن کے عظیم الشان افتتاح کی پُرمسرت تقریب میں شریک ہونا اور حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا اس خوبصورت (بیت) کے افتتاح کے لئے ہمارے ہاں پہلی مرتبہ تشریف لانا ہمارے لئے حقیقی طور پر عزت کا باعث ہے۔ برٹش کولمبیا کی یہ سب سے بڑی (بیت) ہے اور مجھے فخر ہے کہ جماعت احمدیہ نے برٹش کولمبیا میں یہ (بیت) تعمیر کی ہے۔

موصوفہ نے کہا:

اس عالی شان اور خوبصورت (بیت) کو دیکھ کر ایک تسکین کا احساس ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ (بیت) اس علاقہ کی خاص پہچان بن چکی ہے اور میں جماعت احمدیہ کے افراد کو ڈیلٹا میں خوش آمدید کہتی ہوں۔ آپ لوگ اب ہمارے معاشرے کی روایتی و سماجی عمارت کا ایک اہم حصہ ہیں۔ جیسا کہ بین المذاہب تعلقات کو فروغ دینے کے حوالہ سے جماعت احمدیہ جانی جاتی ہے اسی طرح جماعت احمدیہ کی یہ (بیت) بھی ڈیلٹا میں بین المذاہب تعلقات کے قیام کے لئے ہماری مشترکہ ذمہ داری کی مستقل علامت بن کر رہے گی۔

موصوفہ نے کہا:

مجھے حضور انور کی امن، عزت و احترام، باہمی تعاون اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے قیام کے لئے کوششوں کے متعلق بتایا گیا ہے۔ یہ ساری چیزیں ان اصولوں کی عکاسی کرتی ہیں۔ جن پر ہم سب عمل کرنا چاہتے ہیں۔

موصوفہ نے کہا:

(بیوت) کی تعمیر اور اس کے علاوہ دیگر سماجی، تعلیمی اور ہیلتھ پراجیکٹس جماعت احمدیہ کی امن، خدمت انسانیت اور باہمی رواداری کو مقامی معاشرے میں فروغ دینے کے لئے مسلسل جدوجہد کو ظاہر کرتے ہیں۔ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد کے ساتھ مضبوط تعلق بنانے کا موقع ملا ہے اور میری توقع ہے کہ آج کی اس تقریب کے بعد میرا جماعت احمدیہ کے مزید افراد کے ساتھ دیرپا اور مضبوط تعلق بن جائے گا۔ حضور انور اور تمام افراد جماعت کو میں ایک مرتبہ پھر اس اہم کامیابی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ خدا تعالیٰ اس خوبصورت (بیت) کو ہمیشہ مبارک کرے۔

دوسری مہمان کا ایڈریس

اس تقریب کی دوسری مہمان سپیکر Hon. Kerry-Lynne Findlay تھیں۔ موصوفہ کا تعلق Conservative Party سے ہے۔ موصوفہ منسٹر آف جسٹس کی سیکرٹری کے طور پر کام کرچکی ہیں اور اس وقت وزارت دفاع میں ایسوسی ایٹ منسٹر کے طور پر کام کر رہی ہیں۔

موصوفہ نے کینیڈا کے وزیر اعظم سٹیفن ہارپر کا (بیت) کے افتتاح کے حوالہ سے پیغام پڑھ کر سنایا۔ موصوفہ نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ موصوفہ نے کہا کہ اس تقریب میں شمولیت ان کے لئے باعث عزت ہے۔ ان کے پاس کینیڈا کے وزیر اعظم Stephen Harper کی طرف سے مبارکباد کے پیغام کے علاوہ Multiculturalism and Citizenship کے منسٹر Jason Kenny کی طرف سے بھی مبارکباد کا پیغام موجود ہے۔ تاہم وقت کی کمی کی وجہ سے وہ صرف کینیڈا کے وزیر اعظم کا ہی پیغام پڑھیں گی۔

وزیر اعظم کینیڈا کا پیغام

موصوفہ نے کینیڈا کے وزیر اعظم کا درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا۔

بیت الرحمٰن کے لئے اس کے باقاعدہ افتتاح کے موقع پر ایک سرٹیفیکیٹ پیش خدمت ہے۔ برٹش کولمبیا میں جماعت احمدیہ کی سب سے بڑی (بیت) کے افتتاح کی وجہ سے آج کا دن آپ کی جماعت کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ (بیت) کی یہ خوبصورت سہولت آئندہ نسلوں کے لئے عبادت کرنے اور آپس میں تعلقات کو فروغ دینے کے لئے ایک اہم جگہ ہوگی۔ کینیڈا کی حکومت کی طرف سے میں ان سب لوگوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس دلکش منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کام کیا۔ براہ مہربانی میری طرف سے خوشی کے موقع پر نیک تمناؤں کو قبول کریں۔

آنریبل سٹیفن ہارپر، وزیر اعظم کینیڈا

ڈاکٹر اینڈریو کا ایڈریس

اس کے بعد ڈاکٹر Andrew P.W. Bennett جو کینیڈا میں مذہبی آزادی کے ادارہ کے پہلے ایمبیسڈر ہیں۔ 19 فروری 2013ء کو کینیڈا میں The Office of Religious Freedom کا آغاز ہوا تھا جس کا مقصد دنیا میں موجود بے بس مذہبی اقلیتوں کو حفاظت فراہم کرنا، مذہب منافرت اور عدم برداشت کے خلاف آواز اٹھانا اور کینیڈین معاشرے میں موجود مختلف اقوام کا آپس میں مل جل کر رہنے اور ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی اقدار کو ساری دنیا میں فروغ دینا ہے۔ موصوف نے امسال یوکے میں منعقدہ پیس کانفرنس میں بھی شمولیت کی تھی۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا:

آج آپ لوگوں کے ساتھ یہاں موجود ہونا میری خوش قسمتی ہے۔ تین ماہ قبل جب کینیڈا کے وزیر اعظم نے مذہبی آزادی کے دفتر کے قیام کا اعلان کیا تھا تب سے لے کر اب تک مجھے تین مرتبہ اس جماعت کی قابل تعریف تقاریب میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ جماعت کے عزم اور جماعت کے پیغام محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں جس پر اس جماعت کی بنیاد ہے کو دیکھ کر میری حیرانی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ پیغام آج کی دنیا میں جو مختلف مذاہب کے متعلق عدم برداشت کی وجہ سے اکثر اوقات مشکلات میں گھری رہتی ہے اور جہاں بہت سے ممالک میں مذہبی آزادی کو کمزور کیا جا رہا ہے ایک عظیم الشان معنی رکھتا ہے۔ ہمارے دفتر کا مقصد بھی واضح ہے کہ دنیا میں مذہبی آزادی کی حفاظت کی جائے اور اس کو فروغ دیا جائے۔ مذہبی آزادی ایک بنیادی حق ہے۔ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ کینیڈا کا انسانی حقوق کے دفاع میں ایک اہم کردار رہا ہے۔ خواہ ان حقوق کا تعلق قانون سے ہو، جمہوریت سے ہو یا عورت اور مرد کی برابری سے ہو۔

موصوف نے کہا:

آجکل ہم دیکھ رہے ہیں کہ مذہب کی بنیاد پر

ظلم میں اضافہ ہو رہا ہے اور کینیڈا کا اس ظلم کے خلاف اقدام اٹھانا اور مظلوم کی آواز بننا بہت ضروری ہے۔ مذہبی آزادی کا مسئلہ مذہب کا نہیں بلکہ انسانیت کا مسئلہ ہے اور ہمارے دفتر کا کام ان تمام تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے ایسے لوگوں کی حفاظت کرنا ہے جو ظلم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ انسانیت کی برتری ہمارے اعمال کا مرکز ہونی چاہئے۔ یہ عظمت ہر ایک انسان کو وراثت میں ملتی ہے کہ وہ آزادی، امن اور سکون سے عبادت کرسکے اور آزادی سے کھلے عام اپنے مذہب کا پرچار کرسکے۔

موصوف نے کہا:

جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آج تیسری مرتبہ مجھے جماعت احمدیہ کی کسی تقریب میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ اس موقع پر میں کہوں گا کہ ہم مذہبی آزادی کے ادارہ ہونے کی حیثیت سے احمدی (-) پر دنیا میں جہاں بھی مظالم کئے جارہے ہیں وہاں جماعت کے حق میں کھڑے ہوں گے۔ مجھے امید ہے کہ میں اس سال پاکستان جاؤں گا جہاں پر مذہبی آزادی کے حوالہ سے بات ہوگی۔ میری لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہوگی کہ میں وہاں جا کر انسانی حقوق کے اس اہم حصہ کے متعلق کینیڈا کی آواز ان تک پہنچاؤں۔

موصوف نے کہا:

اور آخر میں میں آپ لوگوں کو ڈیلٹا میں بیت الرحمٰن کی عظیم الشان کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میرے لئے اس خاص موقع پر برٹش کولمبیا میں آنا انتہائی خوشی کا باعث ہے۔

سینیٹر مبینہ جعفر کا ایڈریس

سینیٹر مبینہ جعفر سینیٹ آف کینیڈا میں برٹش کولمبیا کی نمائندگی کرتی ہیں۔ موصوفہ سینیٹ میں ایک ہیومن رائٹس کمیٹی کو بھی چیئر کرتی ہیں۔ موصوفہ پہلی مسلمان خاتون اور افریقہ میں پیدا ہونے والی پہلی سینیٹر ہیں۔ موصوفہ کا جماعت کے ساتھ پرانا تعلق ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ وہ حضور انور اور جماعت احمدیہ کو اس خوشی کے موقع پر مبارکباد پیش کرتی ہیں۔ موصوفہ نے اپنی پارٹی لبرل پارٹی آف کینیڈا کے لیڈر Justin Trudeau کا درج ذیل پیغام پڑھ کر سنایا۔

حضور انور، معزز مہمانان اور پیارے دوستو! برٹش کولمبیا میں احمدیہ (-) جماعت کی سب سے بڑی (بیت) کے افتتاح کے موقع پر آپ کو مبارکباد پیش کرنا میرے لئے باعث عزت ہے اور میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو اس موقع کو رونق بخشنے پر خصوصی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ نئی (بیت) بیت الرحمٰن ہماری کمیونٹی بالخصوص برٹش کولمبیا اور بالعموم سارے کینیڈا کے لئے خوش آئند اضافہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی یہ (بیت) اس بات کی نمائندگی کرتی ہے کہ کینیڈا میں موجود مختلف ثقافتیں ایک ہی لڑی میں پروئی ہوئی ہیں۔ اس ملک کو آراستہ کرنے اور اسے مضبوطی فراہم کرنے پر ہم سب آپ کے شکرگزار ہیں۔ اس (بیت) کی تعمیر کے ذریعہ سے اس جماعت نے ایک نئی عمارت کے علاوہ اور بھی بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ یعنی لوگوں کو مشکل گھڑیوں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے اور اچھے وقتوں میں ایک دوسرے کی خوشیاں منانے کے لئے اکٹھا کیا ہے۔ اللہ کرے آپ سب آج کی اس افتتاحی تقریب سے لطف اندوز ہوں۔ اگرچہ میں آج آپ میں موجود نہیں ہوں لیکن آپ سب میری سوچ کا حصہ ہیں۔ آپ کو امن، محبت اور ہم آہنگی کا یہ دن مبارک ہو۔ جسٹن ٹروڈو۔

میئر آف برامپٹن کا ایڈریس

اگلی مہمان سپیکر Susan Fennell تھیں۔ موصوفہ نے 1988ء میں اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز کیا اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں خدمت کرتی رہیں۔ موصوفہ 2000ء سے بطور میئر آف برامپٹن کام کر رہی ہیں۔ موصوفہ قبل ازیں 2008ء میں کیلگری میں (بیت) نور کی افتتاحی تقریب میں بھی شامل ہو چکی ہیں۔ موصوفہ نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا:

برامپٹن شہر کی طرف سے اس خوبصورت اور عظیم الشان (بیت) کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونا میرے لئے انتہائی فخر کا باعث ہے بالخصوص جب اس (بیت) کا افتتاح حضور انور فرما رہے ہوں۔ مجھے امید ہے کہ برامپٹن میں بھی بہت جلد ایک (بیت) بنے گی اور میں آپ سب کو وہاں پر (بیت) کے افتتاح پر مدعو کرتی ہوں۔

موصوفہ نے کہا:

کسی بھی کمیونٹی کے لئے اپنی عبادتگاہ کے افتتاح کے لمحات قابل فخر ہوتے ہیں۔ ڈیلٹا (برٹش کولمبیا) کا اس زبردست تقریب کی صورت میں خوشی منانے پر فخر محسوس کرنا بالکل بجا ہے۔ برامپٹن کے شہریوں کی جانب سے میں نہ صرف ڈیلٹا بلکہ تمام کینیڈا میں موجود احمدیہ (-) کمیونٹی کو دلی طور پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ (بیت) آئندہ نسلوں کے لئے امن، ایمان اور عالمی بھائی چارے کے لئے بطور مشعل کھڑی رہے گی اور احمدیہ (-) کمیونٹی کے ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کی عملی رنگ میں علامت بن کر رہے گی۔

برامپٹن شہر کی چابی

موصوفہ نے اپنے ایڈریس کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یادگار کے طور پر برامپٹن کے شہر کی طرف سے ایک پلیٹ (Plaque) بطور یادگار پیش کی۔

ممبران پارلیمنٹ کا ایڈریس

اس کے بعد Hon. Judy Sgro ممبر آف پارلیمنٹ نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ نے 1987ء میں سیاست کے میدان میں قدم رکھا۔ 1988ء میں ٹورانٹو سٹی کونسلر منتخب ہوئیں۔ دسمبر 2003ء تا جنوری 2005ء Minister of Citizenship and Immigration کے طور پر کام کیا۔ موصوفہ کا جماعت کے ساتھ دیرینہ تعلق ہے۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا:

میرا اور میرے دیگر ساتھیوں کا یہاں آنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کی کس قدر عزت کرتے ہیں۔ آپ لوگ، آپ کے عقائد، آپ کا نمونہ دنیا کے لئے ایک مثال ہے۔ کینیڈا اور باقی ساری دنیا میں جتنی زیادہ (بیوت) بنیں گی اس قدر ہی دنیا میں امن قائم ہوگا جس کے ہم سب خواہاں ہیں۔ مجھے دلی خوشی ہے اور فخر ہے کہ مجھے حضور انور کی موجودگی میں جماعت احمدیہ کینیڈا کو برٹش کولمبیا میں سب سے بڑی (بیت) بنانے پر مبارکباد پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جماعت احمدیہ کی بننے والی ہر (بیت) گزشتہ (بیت) سے بڑی ہوتی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کی ترقی کا ایک واضح ثبوت ہے۔ بیشک یہ صرف ایک عمارت نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا مقام ہے جو انسان اور خدا کے درمیان محبت اور وفا کا ذاتی تعلق پیدا کرنے میں مددگار بنتا ہے۔ نیز یہ (بیت) اس بات کی بھی علامت ہے کہ جماعت احمدیہ حصول امن اور تکمیل روحانیت کے لئے غیر متزلزل شوق رکھتی ہے۔ وہ تمام لوگ جنہوں نے بحیثیت ایک ایماندار جماعت کے اس (بیت) کی تعمیر میں حصہ لے کر اپنے مذہب اور ملک کے لئے وفاداری کی ایک اور مثال قائم کی قابل تعریف ہیں اور مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آپ سب کو بہت مبارک ہو۔ اللہ کرے آپ اس ملک اور ساری دنیا کی راہنمائی کرتے رہیں۔

اس کے بعد حال ہی میں منتخب ہونے والی ممبر آف پارلیمنٹ Jinny Jogindera Sims نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ کے پاس Thomas Joseph Mulcair جو کہ اپوزیشن لیڈر ہیں کی طرف سے پیش کئے جانے والا سرٹیفکیٹ بھی تھا۔ موصوفہ نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ انہوں نے کہا:

مجھے یہاں اس تقریب میں شامل ہو کر جس میں حضور انور، گورنمنٹ کے نمائندگان اور مختلف مذاہب کے نمائندگان موجود ہیں بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

موصوفہ نے کہا:

جب (بیت) تعمیر ہو رہی تھی تو میں باقاعدگی سے یہاں سے گزرتی اور (بیت) کو دیکھتی۔ لیکن آج جب (بیت) میں آئی تو (بیت) میں ایک خاص چمک دمک تھی اور انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔ دریا کے عین کنارے پر واقع ہے۔ عبادت کے لئے یہ ایک بہترین جگہ ہے۔

ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ جامع اور مضبوط معاشرے کو کس طرح تعمیر کیا جائے۔ میرا خیال ہے ہم سب کو جماعت احمدیہ کے پیغام محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں سے سبق سیکھنا چاہئے۔ اگر ہم سب اس پیغام پر حقیقی اور جامع رنگ میں عمل کرنا شروع کر دیں اور اپنے درمیان موجود اختلافات کو نقطۂ ارتکاز بنانے کی بجائے ان چیزوں پر خوشیاں منائیں جو ہم میں ایک دوسرے کے ساتھ مشترک ہیں تو یہ دنیا ہمارے لئے اور ہمارے بچوں کے لئے ایک بہتر اور صحت افزا مقام بن جائے گی۔

موصوفہ نے کہا:

آج کے دن جب ہم اس مقدس جگہ پر مل کر بیٹھے ہیں اور جماعت احمدیہ کے اس نئے گھر کو دیکھتے ہیں تو میرے ذہن میں حضور انور کے پیغام اور (بیت) سے متعلقہ وہ تمام اقدار آرہی ہیں جن کے ساتھ یہ جماعت منسلک ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آج ہم میں سے ہر ایک یہاں سے سبق سیکھ کر جائے کہ امن کا قیام کس طرح ممکن ہو سکتا ہے اور کس طرح ایک ایسے جامع معاشرے کا قیام ممکن ہو سکتا ہے جس میں ہم اپنے درمیان موجود تفاوت کو برداشت کرنے والے ہوں تا کینیڈا مستقبل میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے اور ساری دنیا کے لئے مشعل بن جائے۔ نیز دنیا کی نگاہیں کینیڈا کی طرف ہوں جہاں ہم ایک دوسرے کو حقیقی بہن بھائیوں کی طرح قبول کرنے والے ہوں۔ میں آپ سب کو اس شاندار (بیت) کے افتتاح پر مبارکباد دیتی ہوں۔ اب میں حضور انور کی خدمت میں سرٹیفکیٹ پیش کروں گی جو میرے لئے انتہائی اعزاز کی بات ہے۔

اگلے مہمان Jim Karygiannis تھے جو ممبر آف پارلیمنٹ ہیں۔ موصوف نے 2010ء میں لاہور میں احمدی (بیوت) پر حملہ کے سلسلہ میں پارلیمنٹ میں مذمتی قرارداد پیش کی تھی جس کو ساری پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا۔ موصوف نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ موصوف نے کہا:

آج ہم اس (بیت) کا افتتاح کر رہے ہیں لیکن ہم کو یہ بھی یاد ہے اور ہم ہرگز نہیں بھولیں گے اور نہ ہی بھول سکتے ہیں کہ اس جماعت پر بہت سی جگہوں پر ظلم ڈھائے جارہے ہیں۔ لیبیا میں، مصر میں، انڈونیشیا میں، بنگلہ دیش میں اور سب سے

بڑھ کر پاکستان میں اس کمیونٹی پر انتہائی مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ اگر پاکستان میں آپ احمدی ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی آپ پر رحم کرے۔ آپ سخت مشکل میں ہیں۔ آپ گھر سے باہر نکلتے ہیں تو آپ کو علم نہیں کہ آپ اپنی منزل پر پہنچنے میں کامیاب ہوں گے بھی یا نہیں۔

موصوف نے کہا:

قطع نظر اس کے کہ آپ کا کس خدا پر ایمان ہے اور آپ کس مذہب کے پیروکار ہیں اور آپ کا تعلق کس فرقہ سے ہے آپ کو مکمل طور پر عبادت کرنے کا بنیادی انسانی حق حاصل ہونا چاہئے۔ اس کے لئے ہم سب کو مل بہت زیادہ کوشش کرنی پڑے گی۔ ایک لمبے عرصہ تک بنیادی انسانی حقوق جس میں مذہب کی آزادی اور پریس کی آزادی شامل ہیں کو اہمیت نہیں دی گئی۔ کئی قومیں ایک لمبے عرصہ سے ان چیزوں پر توجہ نہیں دے رہیں۔ جی ایٹ (G8) اور جی ٹونٹی (G20) کا حصہ ہونے کی وجہ سے کینیڈا کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان ممالک کو جو بنیادی انسانی حقوق کی پاسداری نہیں کر رہے بتائے کہ اگر وہ اس کو جاری رکھیں گے تو ہمیں ان کے خلاف قدم اٹھانا پڑے گا اور ہم ان تنظیموں یا اداروں سے رابطہ کریں گے جن کا یہ ممالک حصہ ہیں۔ جیسے پاکستان کامن ویلتھ کا حصہ ہے۔ ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ایسے ممالک جو بنیادی انسانی حقوق کی پاسداری نہیں کرتے ان تک ٹھوس پیغام پہنچے۔

موصوف نے آخر میں کہا:

پارلیمنٹ کی طرف سے میں حضور انور کو (بیت) کے افتتاح کے لئے کینیڈا میں تشریف آوری پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

اس کے بعد Mr. Rob Norris نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف Legislative Assembly of Saskatchewan کے ممبر ہیں۔ اپنے صوبہ میں بطور Minister of Advanced Education, Employment and Immigration بھی کام کیا ہے۔ موصوف نے بھی السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ موصوف نے کہا کہ:

Saskatchewan کی گورنمنٹ کی طرف سے مجھے اعزاز مل رہا ہے کہ میں اس خوبصورت (بیت) کے افتتاح میں شامل ہو رہا ہوں۔ یہ (بیت) برٹش کولمبیا کے لئے نئی ہے۔ Saskatchewan کو بہت سے لوگوں کی پشت پناہی حاصل ہے اور جماعت احمدیہ کی اعلیٰ اقدار Saskatchewan کے ماڈل کو مزید مضبوط کرتی ہیں۔ بالخصوص Saskatchewan کے احمدیوں کا ہمارے بچوں، ہماری فیملیز اور دیگر کئی شعبوں میں اہم کردار ہے۔ کینیڈا ڈے کے موقع پر جماعت احمدیہ ایک خاص تقریب کا اہتمام کرتی ہے۔ یہ تقریب یقین دہانی کرواتی ہے کہ ہم سب ایک ہیں اور ساتھ مل کر کام کرنے کی کیا اہمیت ہے۔

موصوف نے آخر میں صوبہ کے پریمیئر (وزیر اعلیٰ) Brad Wall کی طرف سے (بیت) کے افتتاح پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔

اس کے بعد Manmeet Singh Bhullar نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ موصوف کو 28 سال کی عمر میں سب سے کم عمر Member of Alberta's Legislature ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ موصوف اس وقت Minister of Service for Alberta کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ نیز موصوف پگڑی کے ساتھ پہلے سکھ ہیں جن کو Alberta میں منسٹری کا عہدہ دیا گیا ہے۔ موصوف نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا اور کہا:

حضور انور کی موجودگی میں سٹیج پر آ کر کچھ کہنا میرے لئے انتہائی فخر کی بات ہے۔ یہ میری زندگی کا ایک اہم ترین لمحہ ہے اور اس کے لئے میں حضور انور کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں تمام مکاتب فکر کے نمائندگان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو ملک بھر سے جماعت احمدیہ کے ساتھ اظہار یکجہتی کرنے کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں۔

موصوف نے کہا: کینیڈا کی سب سے اچھی چیز آزادی اظہار رائے ہے۔ قبل اس کے کہ اقلیتوں کے حقوق کے لئے سیاسی طور پر آواز بلند کی جاتی کینیڈا کے قانون نے اقلیتوں کو آزادی مہیا کر دی۔ مجھے یاد ہے جب 1980ء کی دہائی میں میں چھوٹا تھا جب یہ بحث اٹھی تھی کہ کیا سکھ RCMP (Royal Canadian Mounted Police) میں پگڑی پہن سکتے ہیں یا نہیں؟ اس وقت بھی کینیڈا کے تمام اداروں نے حق کا ساتھ دیا۔ اس لئے کینیڈین شہری ہونے کے ناطہ یہ ہمارا فرض ہے کہ کینیڈا میں موجود ان اعلیٰ اقدار کو ساری دنیا میں پھیلا دیں۔

موصوف نے کہا:

پس جس طرح آپ لوگ کینیڈا کے ساتھ ہیں اسی طرح ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ کی جماعت کینیڈا میں موجود مختلف کمیونٹیز تک رسائی کر کے انہیں مضبوط کرنے کی کوشش کرتی۔ اس لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم آپ کا ساتھ دیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کے کسی بھی ممبر کے پاس جائیں تو آپ سے پیار اور محبت کے ساتھ پیش آئے گا جو ثابت کرتا ہے کہ اس جماعت کے لوگ دل کے سچے ہیں۔

موصوف نے اپنے ایڈریس کے آخر میں کہا کہ وہ اپنی پارٹی اور دیگر ساتھیوں کی طرف سے برٹش کولمبیا کی سب سے بڑی (بیت) تعمیر کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

اس کے بعد Vaughan شہر کی نمائندگی کرنے والی Mrs. Marilyn Iafrate نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ موصوفہ نے السلام علیکم کے ساتھ اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ موصوفہ نے کہا:

میں حضور انور اور دیگر تمام افراد جماعت کو ڈیلٹا (بی سی) میں شاندار (بیت) تعمیر کرنے پر دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں اس تقریب میں موجود ڈیلٹا اور برامپٹن کی میئر کے دیگر ایسے میئرز جن کے شہروں میں جماعت احمدیہ کی (بیوت) بن رہی ہیں ان کو بتانا چاہتی ہوں کہ آپ کے شہروں میں جماعت احمدیہ کا موجود ہونا آپ کے لئے ایک خوش قسمتی ہے۔ بطور سیاستدان کے منتخب ہونے سے قبل بھی کافی سال تک میں نے جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کیا ہے۔ یہ غیر معمولی لوگ ہیں۔ یہ لوگ اپنی کمیونٹی اور کینیڈا کے لئے انتھک محنت اور جانفشانی سے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ میں ان کی نمائندگی کرتے ہوئے فخر محسوس کرتی ہوں۔ آخر میں ایک مرتبہ پھر میں آپ کو (بیت) پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ امید ہے آپ کی (بیوت) میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

سٹی کونسلر کا ایڈریس

اس کے بعد مسی ساگا کے سٹی کونسلر Ron Starr نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کیا۔ موصوف مسی ساگا سے اس تقریب میں شرکت کرنے کے لئے حاضر ہوئے تھے۔ موصوف نے اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سرٹیفیکیٹ بھی پیش کیا۔ موصوف نے السلام علیکم سے اپنے ایڈریس کا آغاز کیا۔ موصوف نے کہا:

ہم نے مسی ساگا میں 18 مئی کو احمدیہ ڈے قرار دیا ہے۔ مسی ساگا کے میئر Hazel McCallion، سٹی کونسل اور مسی ساگا کے شہریوں کی طرف سے میں کہنا چاہوں گا کہ ہمیں بہت خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ جو ایک فعال جماعت ہے مسی ساگا کا بھی حصہ ہے۔ اب یہاں پر (بیوت) تعمیر کرنے کی دوڑ شروع ہو چکی ہے۔ میری خواہش تھی کہ مسی ساگا کی میئر اس تقریب میں شامل ہوتیں اور اعلان کرتیں کہ ہم مسی ساگا میں سب سے بڑی (بیت) تعمیر کریں گے۔

موصوف نے کہا:

مجھے اس تقریب میں شامل ہو کر انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ یہاں پر آ کر محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے ہاں امن ہے۔ آپ کے ہاں امید کی کرن نظر آتی ہے اور اس بات کا امکان نظر آتا ہے کہ ہم سب لوگ اکٹھے مل کر قیام امن کا حصول ممکن بنا سکتے ہیں۔ امن و سلامتی ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔

اس کے بعد موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مسی ساگا کی طرف سے ایک سرٹیفیکیٹ پیش کیا۔

نیشنل امیر کا ایڈریس

اس تقریب کے آخری مہمان کے ایڈریس کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا ملک لال خان صاحب نے پورے ملک سے تشریف لائے ہوئے تمام شرکاء مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ ہمیں اس (بیت) کے افتتاح کے موقع پر کینیڈا بھر سے مبارکباد کے بیسیوں پیغامات موصول ہوئے ہیں جس کے لئے ہم ان سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

امیر صاحب نے کہا کہ یہاں یہ (بیت) قومی اتحاد اور بھائی چارے کی علامت ہے۔ بیت الرحمان اور ہماری دیگر (بیوت) جو دنیا بھر میں تعمیر کی جاتی ہیں روشنی کی کرن اور امن کا گہوارہ ہیں۔ ہم اختلافات کو ورے رکھتے ہوئے۔ دنیا میں موجود تمام کمیونٹیز کو انسانیت کی خاطر کام کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ آج کے دور میں اتحاد سخت ضرورت ہے۔ ہم دنیا میں امن، اتحاد، بھائی چارہ اور عدل و انصاف کا قیام چاہتے ہیں۔

مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ...... دنیا کے ایک ممتاز راہنما ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی تقاریر، کتب، خطبات اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ عالمی امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دے رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس وقت دنیا کے تمام راہنماؤں کو عالمی امن کے قیام کی طرف مسلسل توجہ دلا رہے ہیں اور دنیا جس نہج پر چل رہی ہے اس کے خطرناک نتائج کے متعلق انتباہ کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قبل ازیں برسلز میں یورپین پارلیمنٹ اور واشنگٹن میں کیپٹل ہل میں خطابات فرما چکے ہیں۔ کینیڈا کے وزیر اعظم سٹیفن ہارپر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Corageous Champion of Religion Freedom and Peace کہا ہے۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خطاب فرمانے کی درخواست کی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کی واقفین نو کے ساتھ کلاس

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013)

کلاس منعقدہ 31 مارچ 2013ء

بمقام بیت الرحمٰن سپین

س: تلاوت قرآن پاک کے بعد حدیث کس نے پیش کی اور حدیث کا نفس مضمون کیا تھا؟
ج: کلاس میں حدیث مکرم تحسین احمد صاحب نے پیش کی جس میں بیت الذکر کے تعمیر کرنے کے اجر وثواب کا ذکر تھا۔
س: حضرت مسیح موعود کے عربی قصیدہ کے اشعار کس نے پیش کئے؟
ج: عربی قصیدہ کے اشعار مکرم سفیر احمد صاحب، اطہر احمد صاحب اور بلال احمد صاحب نے مل کر پیش کئے۔
س: کلاس میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات کہاں کہاں سے پیش کی گئیں؟
ج: حضرت مسیح موعود کی تحریرات میں سے مکرم ساغر شفیق صاحب نے کشتی نوح اور ملفوظات سے اقتباسات پیش کئے۔
س: سپین میں باقی رہ جانے والے مسلمانوں نے کونسا مذہب اختیار کیا؟
ج: عیسائی (کیتھولک) مذہب اختیار کیا۔
س: سپین کے کس علاقہ سے سب سے پہلے مسلمانوں کو نکالا گیا؟
ج: بالنسیا
س: کیتھولک مونارکس Catholicc Monarchs نے سپین کے کس علاقہ پر اور کب قبضہ کیا؟
ج: 1492ء میں غرناطہ پر قبضہ کیا۔
س: عیسائی حاکم کے زیر تسلط رہنے والے مسلمانوں کو کیا کہا جاتا تھا؟
ج: mudejar کہا جاتا تھا۔
س: سپین کے مسلمانوں کو کب عیسائی ہونے پر مجبور کیا جانے لگا؟
ج: 1520ء تا 1525ء کے درمیان
س: عیسائی ہونے والے مسلمانوں کو کیا کہا جانے لگا؟
ج: مورش
س: سترھویں صدی کے آغاز تک کتنے مسلمان سپین میں موجود تھے؟
ج: اندازاً تین لاکھ بیس ہزار مسلمان تھے۔
س: سپین میں رہنے والے (بظاہر عیسائی) مسلمانوں کے کتنے نام ہوتے تھے؟
ج: دو نام ایک آباؤ اجداد کا رکھا ہوا نام اور دوسرا بپتسمہ لینے کے بعد چرچ کی طرف سے دیا ہوا نام۔
س: عیسائیوں کی طرف سے دباؤ پر مسلمانوں نے کب اور کہاں احتجاج کیا؟
ج: غرناطہ کے قریب ایک پہاڑی مقام Alpujarras میں احتجاج کا سلسلہ 1567ء تا 1570ء تک جاری رکھا۔
س: سپین سے نکالے گئے مسلمانوں کو کہاں لے جایا گیا؟
ج: اکثر مسلمانوں کو الجیریا اور تیونس لے جایا گیا۔
س: باقی بچ جانے والے مسلمانوں نے اپنی جلاوطنی کے خلاف کیسے احتجاج کیا؟
ج: بچ جانے والے مسلمانوں نے اپنے بچوں اور مال و متاع سمیت Ayora vally اور laguar vally میں جمع ہو کر احتجاج کیا۔
س: احتجاج کرنے والے مسلمانوں نے اپنا لیڈر کس کو بنایا؟
ج: Mellini نامی شخص کو۔
س: عیسائیوں کے تشدد پر وادی سے نکلتے ہوئے کتنے مسلمانوں کو شہید کیا گیا؟
ج: تقریباً دو ہزار کو بڑی بے دردی سے قتل کیا گیا۔
س: laguar vally سے مسلمانوں کی پسپائی کے وقت کتنے بچے یرغمال بنا لئے گئے اور کتنے بطور نوکر یا غلام رکھے گئے؟
ج: تقریباً ایک ہزار بچے یرغمال بنا لیے گئے اور تقریباً 1400 بچے نوکر یا غلام رکھے گئے۔
س: ویلنسیا (سپین) میں جماعت احمدیہ کا آغاز کب ہوا؟
ج: 1979ء
س: 29 مارچ کو حضور نے سپین میں کونسی بیت کا افتتاح فرمایا؟
ج: حضور نے دوسری احمدیہ بیت ''بیت الرحمٰن'' کا افتتاح فرمایا۔
س: اس کلاس میں حضور کے دریافت فرمانے پر کتنے بچوں نے جامعہ میں جانے کا ارادہ ظاہر کیا؟
ج: چار طلباء نے ہاتھ کھڑے کر کے ارادہ ظاہر کیا۔
س: ڈاکٹر بننے والے وقف نو بچے کو حضور نے کیا ارشاد فرمایا؟
ج: جنرل سرجری میں سپیشلائز کریں۔
س: انجینئر بننے والے طالب علم کو حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟
ج: آپ construction کے شعبہ میں چلے جائیں۔
س: حضور نے ایک وقف نو کی اس خواہش پر کہ میں نے مربی صاحب بننا ہے کیا فرمایا؟
ج: صاحب نہ بننا مربی بننا صاحب بن گئے تو پھر کام نہیں ہوگا۔
س: حضور نے وفا کے حوالہ سے کیا فرمایا؟
ج: اصل چیز وفا ہے اور اپنے عہد کو پورا کرنا ہے پس یہ وفا ہی ہے جو تم کو آگے بڑھائے گی اصل بات یہی ہے کہ وفا کے ساتھ اپنے عہد پر قائم رہیں۔
س: کلاس میں حضور نے واقفین نو کو مخاطب ہوتے ہوئے کیا فرمایا؟
ج: آپ کو جو ملے گا اسی پر آپ نے گزارہ کرنا ہے جنگلوں میں رہنا پڑے تو رہنا ہے۔
س: حضور نے مورش لوگوں کے حوالے سے کیا فرمایا؟
ج: یہاں ویلینسیا کے علاقے میں مسلمان (مورش لوگ) ایک لمبا عرصہ پہاڑوں کے اندر رہتے رہے ہیں تکالیف برداشت کیں لیکن اپنے ایمان پر قائم رہے۔
س: حضور نے کلاس کے آخر میں واقفین نو کے حوالے سے کیا فرمایا؟
ج: جب یہ جامعہ سے مربی بن کر نکلیں گے تو اس وقت اہل سپین کو صحیح رنگ میں (دین) کا پیغام پہنچے گا اور یہاں احمدیت کی ترقی ہوگی۔

واقفات نو کے سوالوں کے جوابات

س: اگر ہم وقف نو میں شامل نہ ہوں تو ہم جماعت کی خدمت کیسے کر سکتی ہیں؟
ج: ایسے بہت سارے کام ہیں جو لجنہ کر سکتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ جو وقف ہیں وہ تو پیدا ہی جماعتی خدمت کے لئے ہوئی ہیں لیکن دیگر بہت سی بچیاں بھی جماعت کی بھرپور خدمت کر رہی ہیں جو وقف نہیں ہیں۔ ڈاکٹر ٹیچر ہیں جماعتی کتب کا ترجمہ کر رہی ہیں۔
س: اگر نماز کے دوران دیگر خیالات سے توجہ بٹ رہی ہو تو اس کا کیا علاج ہے؟
ج: سب سے بہترین علاج تو استغفار ہے۔ استغفار کریں اور دوبارہ سے نماز میں توجہ قائم کرنے کوشش کریں۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بڑوں کی بھی بعض دفعہ کسی خیال کی وجہ سے توجہ بٹ جاتی ہے۔ میں آپ کو ایک امام کی کہانی سناتا ہوں جو نماز پڑھا رہا تھا اس امام کے پیچھے ایک معمر شخص بھی نماز پڑھ رہا تھا امام نماز میں ہی اپنے کاروبار کا سوچنے لگا کہاں جائے اور کیسے اپنے کاروبار کو بڑھائے اس قسم کی سوچیں تھیں اس نے سوچا کہ وہ اپنے کاروبار کو کلکتہ انڈیا میں بڑھائے پھر اس کی توجہ مکہ کی طرف ہوئی اور پھر اس کو خیال آیا کہ روس میں بھی کاروبار کے اچھے مواقع ہیں تو جو معمر بزرگ اس امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا اسے خدا تعالیٰ نے کشفی طور پر امام کی یہ کیفیت بتا دی جس پر وہ امام کے پیچھے سے نماز چھوڑ کر اپنی نماز پڑھنے لگا اس پر امام بہت غصے ہوا اور اس سے الگ نماز پڑھنے کی وجہ پوچھی اور کہا کہ تم نہیں سمجھتے کہ تم نے ایسا کر کے گناہ کیا ہے اس معمر بزرگ نے جواب دیا کہ معاف کیجئے گا میں آپ کے ساتھ مکہ تک تو جا سکتا تھا مگر میں کافی بوڑھا ہوں اور روس تک نہیں جا سکا۔
اس بارہ میں گھبرانے کی ضرورت نہیں صرف استغفار پڑھا کریں اور بار بار کوشش کر کے نماز میں توجہ قائم کیا کریں تو انشاء اللہ توجہ قائم ہو جائے گی۔
س: حضور نے نماز میں توجہ قائم کرنے کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کا کیا ارشاد بیان فرمایا؟
ج: حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ نماز قائم کرنے کے ایک یہ بھی معنے ہیں کہ اگر ادھر ادھر کے خیالات آتے ہیں تو دوبارہ استغفار کر کے نماز کی طرف توجہ کرو تو پھر آہستہ آہستہ توجہ قائم رکھنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ چھوٹوں کو بڑوں کو سب کو خیال آ جاتے ہیں کوئی بات نہیں اس لئے طریقہ یہی ہے کہ استغفار پڑھ کے نماز میں واپس آ جاؤ، بجائے اس کے کہ نماز میں خیالات میں بہہ کر دور کے سفر پر چلے جاؤ۔
س: مربی اور (مبلغ) میں کیا فرق ہے؟
ج: مربی اور (مبلغ) میں معمولی سا فرق ہے مربی کی اہم ذمہ داری تربیت کرنا ہے اور (مبلغ) کی زیادہ توجہ (دعوت الی اللہ) کی طرف ہوتی ہے لجنہ بھی ایک طرح سے مربی ہیں کیونکہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کرتی ہیں۔
س: سفر پر ہوں تو نماز قصر کیوں کی جاتی ہے؟
ج: اللہ تعالیٰ نے ہمیں سہولت دی ہے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں خطرات کے وقت نماز قصر کی جاتی تھی ہم بھی سفر کے وقت اپنے علاقہ میں نہیں ہوتے اور حفاظتی نکتہ نظر سے ایسا کرتے ہیں۔
س: خواتین نداء کیوں نہیں دیتیں؟
ج: نداء ان لوگوں کو بلانے کے لئے دی جاتی ہے جو نماز والے کمرے سے دور ہوتے ہیں چونکہ خواتین چھوٹے گروہوں میں نماز پڑھتی ہیں اس لئے انہیں نداء دینے کی ضرورت نہیں۔

عجائبات عالم

یوروٹنل 31 میل لمبی زیر سمندر سرنگ

یہ ٹنل انگلینڈ اور فرانس کو زیر سمندر بچھائے گئے راستہ کے ذریعہ ملاتی ہے

یوروٹنل ایک ریلوے ٹنل (سرنگ) ہے جو رودبار انگلستان کے نیچے بچھائی گئی ہے اور یہ ٹنل انگلینڈ اور فرانس کو آپس میں زیر سمندر بچھائے گئے راستہ کے ذریعے ملاتی ہے۔اس سرنگ کی تکمیل 1994ء میں مکمل ہوئی۔دراصل آج سے دوصدی قبل 1802ء میں اس طرز کی زیر سمندر سرنگ بچھانے کے بارے میں سوچا گیا تھا،لیکن کچھ سیاسی اور مالی مشکلات اس سرنگ کی تعمیر میں آڑے آتی رہیں۔بالآخر 1984ء میں اس وقت کے فرانس کے صدر فرانسس متراں اور برطانیہ کی وزیراعظم مارگریٹ تھیچر نے متفقہ طور پر زیرسمندر ٹنل کے منصوبہ کی افادیت کو سنجیدگی سے محسوس کیا اور اس منصوبہ کو روبہ عمل لانے کے لئے کام شروع کر دیا تھا۔

1988ء میں برطانیہ اور فرانس دونوں طرف سے سرنگ کی کھدائی کا کام شروع کر دیا گیا۔اس ٹنل کی کھدائی کے لیے مخصوص ڈیزائن کی گیارہ بورنگ مشینیں تیار کروائی گئیں۔13000 مزدور جن میں ہنرمند وغیر ہنرمند شامل تھے۔بھرتی کیے گئے جن کی رہائش اور آمدورفت کا بندوبست بھی کیا گیا۔برطانیہ کی طرف سے مقام فوک سٹون سے فرانس کے کوکیوالیس تک یہ سرنگ چھ سال میں مکمل ہوئی۔جدید سروے کے آلات کے علاوہ لیزر شعاعوں کی مدد سے سرنگ کھودنے کے لئے رہنمائی حاصل کی گئی۔برطانیہ کی طرف سے گراہم فیگ اور فرانس کی طرف سے فلپ کوزی نے سمندر کے نیچے ہاتھ ملانے کا تاریخی کارنامہ سرانجام دیا۔براعظم یورپ کے دوملک سمندری گہرائی کو بالائے طاق رکھ کر آپس میں گلے مل رہے تھے۔میڈیا والوں نے یہ تاریخ ساز لمحے کیمرے کی آنکھ سے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر لئے۔اس کے بعد سرنگ کی ٹسٹنگ کا تجربہ دس دسمبر 1993ء کو عمل میں آیا۔

فوک سٹون اور کوکیوالیس کے درمیان یہ سرنگ 31 میل لمبی ہے جب کہ 23.5 میل کا فاصلہ زیر سمندر ہے۔دراصل یہ یوروٹنل تین ٹنلز پر مشتمل ہے۔ایک نادرن ٹنل انگلینڈ سے فرانس جب کہ دوسری ساؤدرن ٹنل فرانس سے انگلینڈ کی طرف جاتی ہے اور ان دونوں کے درمیان تیسری سروس ٹنل بنائی گئی ہے جو کہ ایمرجنسی وغیرہ میں اور مرمت کے لیے کام آتی ہے۔شمالی اور جنوبی دونوں سرنگیں ٹرین ٹریک ہیں۔یہ ٹرین ٹریک چار فٹ اور ساڑھے آٹھ انچ یعنی سٹینڈرڈ گیج کے ہیں۔اس وقت برطانیہ اور فرانس کے درمیان 27 ٹرینیں ایک سو میل یا 160 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ رہی ہیں اور وہ یہ فاصلہ 35 منٹ میں طے کر لیتی ہیں۔ہر ٹرین 400 میٹر طویل ہے اور ایک ٹرین میں 766 مسافر سفر کر سکتے ہیں۔

اس یوروٹنل کا سرکاری طور پر افتتاح 6 مئی 1994ء کو برطانیہ کی ملکہ الزبتھ دوم اور فرانس کے صدر متراں نے کیا۔اس ٹنل کو جدید دنیا کا ساتواں عجوبہ تصور کیا جاتا ہے۔یہ ٹنل سطح سمندر سے نیچے 250 فٹ کی گہرائی تک چلی جاتی ہے۔جن دو سرنگوں کے درمیان ٹرین سروس چل رہی ہے، ہر سرنگ 24 فٹ قطر کی ہے۔یوروٹنل کا سارا انتظام یوروسٹار کمپنی کے پاس ہے اور وہی کمپنی یوروسٹار کے نام سے ٹرین سروس چلا رہی ہے۔ٹرین کے ذریعے ہی آپ اپنی کار میں بیٹھے بیٹھے لندن سے پیرس اور پیرس سے لندن آجا سکتے ہیں۔موٹر سائیکل سوار بھی اس سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔لندن سے پیرس تک یوروسٹار ٹرین دو گھنٹے پندرہ منٹ میں فاصلہ مکمل کرتی ہے۔

یوروٹنل کی تعمیر پر 1.5 بلین ڈالرز یعنی تخمینہ سے 80 فی صد زیادہ خرچ ہوا۔تعمیری ایام میں روزانہ تین ملین پاؤنڈ خرچ ہوتے رہے۔اس تعمیر کے دوران 1988ء سے لے کر 1993ء تک دس کاریگروں کی جانیں ضائع ہوئیں جن میں آٹھ برطانوی اور دو فرانسیسی تھے۔مخصوص کھدائی کے لیے تیار کروائی گئی گیارہ ڈرلنگ مشینیں سرنگ کی تعمیر کے بعد ناکارہ ہوگئیں۔ان مشینوں کو ٹنل بورنگ مشین (TBM) کا نام دیا گیا تھا۔

برطانیہ اور فرانس کی اہم شاہراہوں M-20 اور A-16 کا ملاپ بھی اس یوروٹنل کے اندر سمندر کی تہہ میں ہی کہیں ہوتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 24 فروری 2013ء)

خبریں

شمسی توانائی سے چلنے والا چارجر اب بجلی

آئے یا نہ آئے موبائل چارج کرنا مسئلہ نہیں کیونکہ شمسی توانائی سے چلنے والا چارجر تیار کر لیا گیا ہے۔کورین سائنسدان کا تیار کردہ یہ مختصر سا چارجر کسی کھڑکی یا دروازے کے شیشے سے چپکایا جا سکتا ہے جس کے باعث اس کا نام بھی ونڈو ساکٹ رکھا گیا ہے۔یہ چارجر شفاف شیشے سے آنے والی سورج کی روشنی حاصل کر کے اسے بجلی میں بدل کر مختلف بجلی کے آلات کو چارج کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔اس کے مختصر سائز کی بناء پر اسے کار سے لے کر آفس کی کھڑکی پر بھی لگا کر موبائل فون سمیت دیگر مصنوعات چارج کی جا سکتی ہیں۔

کتابیں لکھنے والا کمپیوٹر دور جدید میں جہاں

کتاب لکھنا ایک مشکل کام بن گیا ہے تو وہیں امریکہ کے ایک پروفیسر نے اس کا انوکھا حل تلاش کر لیا ہے۔معاشیات دان اور پروفیسر فلپ مارکر نے ایسا کمپیوٹر پروگرام تیار کیا ہے جو مخصوص موضوعات پر کتابیں لکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔پروفیسر کا کہنا ہے کہ یہ پروگرام ڈکنز کی طرح کے ناولز تو نہیں لکھ سکتا لیکن مخصوص موضوعات پر موجود خام مواد کو اس خاص ترتیب سے یکجا کر دیتا ہے کہ وہ ایک کتاب کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 10 جنوری 2013ء)

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 12جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	7:16

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

12جون 2013ء

3:55 am	سوال وجواب
6:20 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ کینیڈا
9:50 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ کینیڈا
2:15 pm	سوال وجواب
6:00 pm	خطبہ جمعہ 21 ستمبر 2007ء
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل
11:20 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ کینیڈا

شوگر آگاہی کیمپ

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں اور لواحقین کیلئے شوگر آگاہی کیمپ مورخہ 19 جون 2013ء کو صبح 9:30 بجے سیمینار ہال میں منعقد ہوگا۔ضرورت مند احباب وخواتین اس استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور سیمینار میں شمولیت فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
قائم شدہ 1952ء
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
SAHARA FOR LIFE TRUST
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروف عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کا ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں۔یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دیئے جاتے ہیں۔آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ تمام وزٹنگ کنسلٹنٹ کے تجویز کردہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں ان کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعۃ المبارک 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ